سوال

(177)ایسی عمارت کا وقف جو بنک سے قرض لے کر بنائی گئی ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا ترقیاتی بنک سے قرض لے کر بنائی ہوئی عمارت کو وقف کرنا جائز ہے۔ جو ہمیشہ کے لیے بنک کے آگے گروی رہتی ہے؟ (علی۔ع۔الریاض)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس مسئلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ جو ایک دوسرے مسئلہ پر مبنی ہے اور وہ یہ ہے کہ آیا قبضہ کے بغیر رہن ہوتا بھی ہے یا نہیں؟ جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ قبضہ کے بغیر رہن ہوتا ہی نہیں، وہ یہ کہتا ہے کہ ان تصرفات سے وقف وغیرہ صحیح ہوتا ہے جو ملکیت کو بدل سکیں۔ کیونکہ رہن باقبضہ نہیں اور جو اس بات کا قائل ہے کہ رہن لازم ہوجاتا ہے اگرچہ مرہونہ چیز قبضہ میں نہ ہو۔ وہ ایسے وقف کو نیز دوسری ملکیت کو بدل سکنے والے تصرفات کو درست نہیں قرار دیتے۔ اس سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ محتاط روش یہی ہے کہ جب تک بنک کا حساب بے باک نہ کیا جائے اسے وقف نہ کیا جائے۔ تاکہ اس میں علماء کے اختلاف کی بات ہی نہ رہے اور اس حدیث شریف پر عمل ہوسکے۔ المسلمون علی شروطهم (یعنی مسلمان کو اپنی شرطیں پوری کرنا لازم ہے)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 160

محدث فتویٰ